قومی سلامتی دستاویز میں مسئلہ کشمیر؟

محمد فاروق رحمانی°

گذشتہ دنوں حکومتِ پاکستان نے قومی سلامتی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ یہ پالیسی بنیادی طور پر فوج اور سول حکومت نے مرتب کی ہے۔ پالیسی ترجمانوں کے بقول ''پاکستان کا بنیادی اور اصلی نصب العین ملک کی اقتصادی ترقی ہے، لیکن اس کے لیے ملکی سکیورٹی [سلامتی] اہم ترین پہلو ہے اور اندرونی اور بیرونی امن و امان کے بغیر اس کا حصول ناممکن ہے''۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ''یہ پالیسی عوامی مفاد کی مرکزیت پر مبنی ہوگی''۔

'الجزیرہ چینل' نے حکومت پاکستان کے مشیر سلامتی، ڈاکٹر معید یوسف صاحب سے پوچھا کہ ''شہریوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کس طرح اس سے بہرہ مند ہوگی، جب کہ اس کا ایک حصّہ عوام سے خفیہ رکھا گیا ہے؟''۔ دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ ''پاکستان کی قومی زبان اردو ہے، جب کہ یہ پالیسی دستاویز انگریزی میں تحریر کی گئی ہے۔ دونوں صورتوں میں عوام کی رسائی نہیں ہوگی''۔ ڈاکٹر معید کے پاس ان سوالات کا تسلی بخش جواب نہیں تھا۔ اس اعلان کردہ قومی سلامتی پالیسی سے جنوری ۲۰۲۲ء میں قوم واقف ہوئی۔ وزیراعظم پاکستان، ان کے رفقائے کار اور معاونین نے اس کو ''اپنے قومی، علاقائی اور عالمی وژن سے ہم آہنگ قرار دیا ہے اور اس میں بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کی یقین دہانی شامل ہے کہ ''جنگ اور دہشت گردی سے مسائل حل نہیں ہوسکتے''۔ معلوم نہیں کہ یہ یقین دہانی کس کو اور کس لیے دی جارہی ہے۔

ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا گیا ہے کہ ''یہ بات کشمیر پالیسی سے متصادم نہیں ہوگی''۔ سوال

° کنوینر' آل پارٹیز حُریت کانفرنس آزاد کشمیر، مظفرآباد

یہ ہے کہ کیا کشمیر پالیسی اس سے مختلف ہوگی؟ پھر کہا گیا ہے کہ ''قومی سلامتی پالیسی، اقتصادی ترقی اور دنیا کے شانہ بشانہ چلنے کا نام ہے''، یعنی دوسرے لفظوں میں وقتاً فوقتاً مسئلہ کشمیر کو بھی ساتھ رکھا جاسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کشمیر کی آزادی یا مسئلہ کشمیر کے آبرومندانہ حل کا سوال اسی سلامتی پالیسی کی بھول بھلیوں میں گم ہوکر رہ گیا ہے۔

کشمیر کی آزادی کی جدوجہد اور کشمیریوں کے سیاسی مقام پر پہلی ضرب اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے لگائی تھی، جس نے کشمیریوں کے اختیارات کو محدود کردیا تھا، اور ہندستان اور پاکستان سے کہا تھا کہ وہ ان کو رائے شماری کا حق دیں۔ اس میں کشمیریوں کے اختیار کو سلب کیا ہے۔ یہاں تک کہ ہندستان نے اپنی بے پناہ فوجی طاقت بڑھا کر ریاست کے باشندگان کے لیے کشمیر کو ایک بدترین جیل میں تبدیل کردیا۔

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں دونوں ملکوں نے معاہدے کرکے، اس کو عملاً دوطرفہ سرحدی جھگڑا بنا کر رکھ دیا اور سلامتی کونسل کی رائے شماری کی قراردادوں کو طاق نسیاں پر رکھ دیا۔ کیا ایک کروڑ سے زیادہ کشمیری انسان نہیں، بھیڑبکریاں ہیں، جن کی حفاظت محض بھیڑبکریوں کے 'چرواہوں' کی مرضی کی طرح کی جاتی رہے گی۔ پاکستان کی قومی سلامتی پالیسی اس اہم مرحلے پر مذکورہ بالا صحیح یا غلط تصور یا خدشے کو رفع کرنے میں ناکام رہی ہے، کیونکہ حق خودارادیت اور کشمیریوں کی تاریخی فریق کی حیثیت کا اس دستاویز میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ مسلمہ بین الاقوامی اصولوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں کشمیریوں کا یہ مطالبہ زور پکڑ چکا ہے کہ اس قوم کو حق خودارادیت بے کم و کاست دیا جائے۔ حق خودارادیت کا انعقاد تمام مذاکرات میں شامل کیا جائے۔ اس کی پرانی سرحدوں کو بحال اور فعال کیا جائے اور کوئی فیصلہ ان کے خلاف نہ کیا جائے۔

اگر ہندستان اور پاکستان اس مسئلے کو حل نہیں کرسکتے ہیں یا اگر ہندستان کے سامراجی عزائم اس راہ میں حائل ہیں، تو کشمیریوں کے ساتھ مشاورت کرکے قابل عمل لائحۂ عمل تلاش کیا جائے، لیکن کسی بھی قیمت پر کشمیریوں کو برہمنی سامراج کے رحم و کرم پر نہ چھوڑا جائے۔ کشمیری ہی سرزمین کشمیر کے مالک ہیں، کوئی ان کو فروخت نہیں کرسکتا اور نہ تقسیم کرسکتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں کشمیریوں کا غصہ بڑھتا جارہا ہے اور ان کے مطالبۂ آزادی میں شدت پیدا ہورہی ہے۔

پاکستان بجاطور پر ابتدا سے ہی حق خودارادیت اور رائے شماری کا ترجمان اور عالمی وکیل رہا ہے۔ اس لیے قومی سلامتی پالیسی میں کشمیریوں کے حق خوداردیت کا ذکر نہ ہونا حیران کن بھی ہے اور سخت خطرناک بھی۔ ایسی شکل میں اس کو قومی سلامتی پالیسی کا نام دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ پاکستان کو کس سے خطرہ ہے؟ ہندستان سے خطرہ ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کی سب سے بڑی بنیاد مسئلہ کشمیر نہیں ہے؟

ہندستان نے ۵/اگست ۲۰۱۹ء سے کشمیر میں جو جارحانہ پالیسی اختیار کی ہے، اس کا کوئی عکس اس قومی سلامتی پالیسی میں نہیں دکھائی دیتا۔ پاکستان اقتصادی ترقی کو بظاہر اس پالیسی کے ذریعے سے آگے بڑھانا چاہتا ہے، لیکن بھارت، کشمیر میں عالمی سطح پر ایسے دُوررس اقدامات کر رہا ہے، جن سے پاکستان کی معاشی پالیسی کے دھندلانے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہندستان کشمیری عوام کی تحریک آزادی اور حق خوداردیت پر ضرب لگا رہا ہے کیونکہ اسے ڈر ہے کہ کشمیریوں میں ایسی ذہنی اور فکری قوت ہے کہ وہ ازخود اپنی صلاحیتوں سے کشمیر میں تعلیم، صحت اور تجارت وصنعت وحرفت کے بڑے بڑے ادارے قائم کرسکتے ہیں۔

ہندستان، اپنے سامراجی عزائم کی تکمیل کے لیے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کو نقصان پہنچانے اور مات دینے میں سرگرم ہے، لیکن پاکستان کی سلامتی پالیسی دستاویز، بھارتی حکمت کاری کا ادراک کرنے میں ناکام نظر آتی ہے۔ ملک کی قومی سلامتی پالیسی بنانے والوں کا فرض ہے کہ وہ ان سوالات کو نظرانداز نہ کریں اور کشمیری قوم کے کرب اور مسائل اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ ہندستان نے ۵/اگست کے اقدامات سے جموں وکشمیر کی وحدت مٹانے کی احمقانہ کوشش کی ہے اور تاریخ کے اوراق جلائے ہیں۔ ایسے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے کئی اجلاس بھی اس صورتِ حال کو مضحکہ خیز بنانے میں بھارتی طرف داری کا کھیل کھیلتے نظر آتے ہیں۔ اگر حکومت پاکستان تاریخ کے ان سوختہ اوراق کو اپنی قومی پالیسی دستاویز میں شمار نہیں کرتی، تو جان لیجیے اس کا بہت منفی پیغام عوام تک پہنچے گا۔ پھر کشمیری قوم کو اپنی تاریخ آپ لکھنے سے زیادہ دیر تک روکا نہیں جاسکے گا۔